انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۴۵

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر۔ غلام نبی

فی پرچہ ۱؍

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرونِ ہند ۱۰؍

قیمت سالانہ پیشگی بیرونِ ہند ۱۲؍

نمبر ۱	مورخہ ۲ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء	یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۵ صفر سنہ ۱۳۵۰ھ	جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ۳۰- جون سر درد کے دورہ کی وجہ سے سخت تکلیف رہی۔ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

امسال ایک خاتون سردار بیگم صاحبہ نے مولوی کا۔ اور دو طالب علموں محمد اسماعیل و غلام احمد نے علی الترتیب مولوی اور مولوی عالم کا امتحان پاس کیا ہے۔

خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ایک نہایت مبارک تقریب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بچوں کی آمین

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس وقت تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے سات صاحبزادے اور صاحبزادیاں قرآن کریم ختم کر چکی ہیں۔ ان میں سے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ بفضل خدا حافظِ قرآن بھی ہیں۔ خدا تعالےٰ کے اس احسانِ عظیم کے متعلق اظہارِ شکر کے لئے ۲۹ جون دوشنبہ مبارک دوشنبہ کو

عصر کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حرم اول کے مکان میں جلسہ منعقد ہوا جس میں سب مقامی خواتین کو شمولیت کی دعوت دی گئی سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور سیدہ صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مالیر کوٹلہ سے تشریف لائی ہوئی تھیں حضرۃ ام المومنین رضی اللہ عنہا اور حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے سب بچوں کو سامنے بٹھا کر خواتین کے تمام مجمع سمیت دعائیں مانگیں۔ اس مبارک تقریب کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک نظم ارشاد فرمائی تھی جس میں تمام بچوں کے نام لیکر خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کا شکریہ کرتے ہوئے دعائیں کی گئی تھیں وہ پڑھی گئی۔ صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں پیدا ہوئی تھیں ان کو بھی اس تقریب میں شامل کیا گیا۔ آخر میں تمام خواتین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

اس مبارک تقریب پر ہم تمام جماعت کی طرف سے حضرت ام المومنین رض حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور تمام خاندان نبوت کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے ان وعدوں کو جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کی ذریت کے متعلق دین و دنیا کے انعامات عطا کرنے [illegible] متعلق فرمائے۔ پورے ہوتے دیکھکر ہزاروں ہزار شکر بجا لاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نونہالان چمن احمد پر بیش از بیش اپنے فضل نازل فرمائے۔ اور ساری دنیا کے لئے انہیں مشعل راہ ہدایت بنائے آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نظم اگلے پرچہ میں درج کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بٹالہ میں اہلحدیثوں سے مناظرہ
اور احمدیت کی شاندار فتح

چند روز ہوئے۔ جماعت احمدیہ بٹالہ کو مقامی انجمن اہلحدیث نے مناظرہ کا چیلنج دیا تھا جسے منظور کر لیا گیا۔ اور تصفیہ شرائط کے بعد قرار پایا۔ کہ ۲۹-۳۰- جون حیات و ممات مسیح ناصری اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مناظرہ ہو۔ ۲۹- جون چار بجے کی ٹرین پر قادیان سے مبلغین جماعت احمدیہ اور دوسرے اصحاب زیر امارت جناب میر قاسم علی صاحب بٹالہ روانہ ہوئے۔ ارد گرد کے دیہات کے احمدی بھی آگئے۔ اور احمدیوں کا اندازاً ۱½ ہزار کا مجمع ہو گیا۔

۵½ بجے وفات مسیح پر گلاب خانہ قاضیاں میں مناظرہ شروع ہوا۔ ہماری جماعت کی طرف سے مولانا محمد یار صاحب مولوی فاضل مناظر تھے۔ اور اہلحدیثوں کی طرف سے مولوی محمد یوسف صاحب امرتسری پہلے بیس منٹ مولوی محمد یوسف صاحب نے بحیثیت مدعی تقریر کی۔ جس کے جواب میں مولوی محمد یار صاحب نے ۲۰ منٹ تک ایسی مدلل اور مشرح تقریر کی۔ کہ نہ صرف مخالف کے تمام اوہام باطلہ کا رد کر دیا بلکہ بیس سے قریب وفات مسیح کے دلائل بھی پیش کئے۔ اس کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ پندرہ پندرہ منٹ تقریریں ہوتی رہیں۔ اس دوران میں مخالف مناظر وفات مسیح کی کسی ایک دلیل کو بھی توڑ نہ سکا۔ اور مولوی محمد یار صاحب ہر بار اپنے دلائل میں اضافہ کرتے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مناظرے کا لوگوں پر نہایت اچھا اثر ہوا۔ مولوی محمد یوسف صاحب نے اپنی آخری تقریر میں بجائے حیات مسیح کے موضوع پر تقریر کرنے کے غیر متعلق باتیں شروع کر دیں۔ چنانچہ کہا۔ ہم امام جماعت احمدیہ کو مباہلہ کا چیلنج دیتے ہیں۔ مگر وہ مقابل پر نہیں آتے۔ اس کا جواب مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل نے یہ دیا کہ اگر اہلحدیثوں کے امیر شریعت" مباہلہ پر آمادگی کا اظہار کریں۔ تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہر وقت مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اگر کوئی اور تیار ہو۔ تو ہم اس چیلنج کو اسی وقت منظور کرتے ہیں۔ اس کا کچھ جواب نہ دیا گیا۔

دوران مباحثہ میں توفی کے لفظ پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ایک ہزار روپیہ کا انعامی اشتہار شائع فرمایا ہوا ہے۔ اسے بھی پیش کیا گیا۔ اور کہا گیا۔ اگر کوئی اس اصل کو غلط ثابت کر دے۔ جو توفی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔ تو ہم ہر وقت ایسے شخص کو ایک ہزار روپیہ انعام دینے کے لئے طیار ہیں۔ اور اس کے علاوہ بیس روپے اسی مجلس میں اپنی طرف سے بھی دینگے۔ مگر کسی کو اس طرف رُخ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ فریق مخالف نے دو غلط حوالے پیش کئے۔ جنہیں صحیح ثابت کرنے کے لئے احمدی مناظر نے فی حوالہ بیس روپیہ انعام پیش کیا۔ مگر غیر احمدی مناظر انہیں ثابت نہ کر سکا۔ خدا کے فضل سے آٹھ بجے شام مناظرہ ختم ہوا۔

دوسرے دن ۳۰ جون سات بجے صبح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مباحثہ شروع ہوا۔ ہماری طرف سے مولانا اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی فاضل مناظر تھے۔ اور اہلحدیثوں کی طرف سے حافظ احمد اللہ صاحب۔ ابتدائی تقریر میں مولوی اللہ دتا صاحب نے ضرورت زمانہ کو پیش کرتے ہوئے قرآن و احادیث اور اقوال آئمہ کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کی۔ اور بتایا کہ موجودہ دور کے مصلح اعظم کے آگے سر اطاعت جھکانا ہی سعادت مندی ہے۔ غیر احمدی مناظر صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل میں سے تو کسی ایک کو بھی رد نہ کر سکا۔ البتہ غلط اور بے بنیاد اعتراض کرتا رہا۔ کبھی کہا۔ مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں حوالے غلط دیئے ہیں۔ کبھی پیشگوئیوں پر اعتراض کرتا۔ اور کبھی بعض نشانات پر ہنسی اڑاتا رہا۔ چونکہ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱ قادیان دارالامان مورخہ ۲ جولائی ۱۹۳۱ء جلد ۱۹

ریاست کشمیر اور مسلمان

معاملات کشمیر کے حل کے متعلق جلسۂ شوریٰ

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے)

ابھی ابھی میری نظر سے اخبار "سیاست" کا مضمون متعلقہ کشمیر کانفرنس کے انعقاد کی تجویز گزرا ہے۔ میں نہیں سمجھ سکا۔ کہ یہ مضمون خود مدیر سیاست کی طرف سے ہے۔ یا کسی نامہ نگار کیطرف سے۔ کیونکہ نیچے کسی کا نام نہیں ہے۔ مگر بہرحال مجھے خوشی ہے۔ کہ اب کشمیر کی توجہ کام کی طرف پھر رہی ہے۔ مجھے مکرمی خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کا بھی ایک خط ملا ہے۔ جس میں انہوں نے میری تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے سیالکوٹ کو جلسہ شوریٰ کے لئے پسند فرمایا ہے۔ اور ہر طرح امداد کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ میں نے انہیں جواباً یہی تحریر کیا ہے۔ کہ اب اس تجویز کی اشاعت کے بعد یہ حق کشمیری کانفرنس کا ہے۔ کہ وہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دعوت نامہ شائع کرے۔ اور مقام اجتماع کا اعلان کرے۔ لیکن اگر مصلحت کی وجہ سے وہ اس کام کو ہاتھ میں نہ لینا چاہے۔ تو پھر ہم لوگوں میں سے کوئی اس کا محرک ہو سکتا ہے۔

کشمیری کانفرنس متوجہ ہو

اب بھی میرا یہی خیال ہے۔ کہ کشمیری کانفرنس کے سکرٹری صاحب کو اس کام کے لئے کھڑا ہونا چاہیئے۔ مجھے اچھی طرح معلوم نہیں۔ کہ وہ کون صاحب ہیں۔ مگر میں امید کرتا ہوں۔ کہ کام کو سہولت سے چلانے کے لئے وہی۔ اس مجلس کے انعقاد کی کوشش کرینگے۔ کیونکہ ہر کام کے لئے بلا ضرورت و مصلحت الگ الگ انجمنوں کا بنانا تفرقہ اور انشقاق پیدا کرتا ہے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے وہ اس کام کو کرنا پسند نہ فرماتے ہوں۔ تو میں ان سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ اخبار کے ذریعہ سے اس کی اطلاع کر دیں۔ تا کہ کوئی دوسرا انتظام کیا جائے۔

"سیاست" کے مضمون نگار صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ کشمیر کے نمائندوں کا طلب کرنا ناممکن ہو گا۔ لیکن میرے نزدیک یہ ناممکن نہیں۔ مجھے جو اطلاعات کشمیر سے آ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کشمیر میں سینکڑوں آدمی اس امر کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔ کہ اپنی جان اور مال کو قربان کر کے مسلمانوں کو اس ذلت سے بچائیں۔ جس میں وہ اس وقت مبتلا ہیں۔ اور کشمیر والوں نے ایک انجمن سات آدمیوں کی ایسی بنائی ہے۔ جس کے ہاتھ میں سب کام دیدیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ انجمن اپنے میں سے کسی کو یا اپنے حلقہ سے باہر سے کسی شخص کو نمائندہ مقرر کر کے بھیجدے۔ اسی طرح گاؤں کے علاقوں سے بھی نمائندے بلوائے جا سکتے ہیں۔ اگر ریاست کشمیر کی طرف سے روک کا احتمال ہو۔ تو یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ان نمائندوں کا علم بھی کسی کو نہ دیا جائے۔ لیکن اگر بفرض محال ہم کشمیر سے نمائندے طلب نہ بھی کر سکیں۔ تو پھر ہم یہ کر سکتے ہیں۔ کہ ایک دو معتبر آدمیوں کو اپنی طرف سے کشمیر بھجوا دیں۔ وہ بہت معروف نہ ہوں۔ اور نہ ان کے نام شائع کئے جائیں۔ کشمیر پہنچکر وہ کشمیر کی انجمن اور دوسرے علاقوں کے سر برآوردہ لوگوں سے مشورہ کر کے ان کے خیالات کو نوٹ کر کے لے آئیں۔ اور کانفرنس میں ان سے فائدہ اٹھا لیا جائے۔

کانفرنس کی ہیئت ترکیبی

بہرحال کشمیر کے حقیقی مطالبات کا علم ہونا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ مختلف علاقوں میں مختلف طور سے ظلم ہو رہا ہے۔ اور ہم دور بیٹھے اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ لیکن باوجود اس کے میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ اگر کشمیر کے نمائندے نہ آ سکیں۔ تو ہم کوئی کام ہی نہ کریں۔ اگر ان سب تجاویز میں سے کسی پر بھی عمل نہ ہو۔ تو بھی ہمیں کانفرنس کرنی چاہیئے۔ جو باشندگان کشمیر کشمیر سے باہر ہیں۔ وہ کم کشمیری نہیں ہیں۔ ہم ان کی مدد سے جس حد تک مکمل ہو سکے۔ اپنی سکیم تیار کر سکتے ہیں۔

یہ ضروری ہے۔ کہ یہ کانفرنس تمام فرقوں اور تمام اقوام کی نمائندہ کانفرنس ہو۔ تا کہ متفقہ کوشش سے کشمیر کے سوال کو حل کیا جائے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اس غرض کے لئے ان مسلمانوں کو بھی ضرور دعوت دینی چاہیئے۔ جو کانگرس سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور میں نہیں سمجھتا۔ کہ وہ لوگ اس کام میں دوسرے مسلمانوں سے پیچھے رہیں گے۔

پبلسٹی کمیٹی کی ضرورت

"سیاست" کے مضمون نگار صاحب نے ایک پبلسٹی کمیٹی کشمیر کے قیام کی بھی تجویز کی ہے۔ میں اس سے بالکل متفق ہوں۔ اور یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ اس بارہ میں بیرون کشمیر کے دوستوں کو پہلے سے لکھ چکا ہوں۔ کہ کشمیر کی آزادی کی جد و جہد کو کامیاب کرنے کے لئے ہندوستان اور اس کے باہر بھی پروپیگنڈا کی ضرورت ہو گی۔ اور میں اس کام میں سے یہ حصہ اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ کہ پارلیمنٹ کے ممبروں اور گورنمنٹ ہند کو کشمیر کے مسلمانوں کے حالات سے آگاہ کرتا رہوں۔ اور کشمیر کے حالات کے متعلق پارلیمنٹ میں سوال کرواتا رہوں۔ اس کے جواب میں مجھے یہ اطلاع بھی آ گئی ہے۔ کہ وہاں بعض دوست ایسے حالات جمع کرنے میں مشغول ہیں۔ جن سے ان مظالم کی نوعیت ظاہر ہو گی۔ جو اس وقت کشمیر کے مسلمانوں پر روا رکھے جاتے ہیں۔ اس فہرست کے آتے ہی میں ایک اشتہار میں ان کا مناسب حصہ درج کر کے پارلیمنٹ کے ممبروں میں اور دوسرے سر برآوردہ لوگوں میں تقسیم کراؤں گا۔ اور گورنمنٹ ہند کو بھی توجہ دلاؤں گا۔

غلاموں کو آزاد کراؤ

اس وقت غلامی کے خلاف سخت شور ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ کشمیر کی لاکھوں کی آبادی بلا قصور غلام بنا کر رکھی جائے۔ آخر غلام اسی کو کہتے ہیں۔ جسے روپیہ کے بدلے میں فروخت کر دیا جائے۔ اور کیا یہ حق نہیں۔ کہ کشمیر کو روپیہ کے بدلے میں حکومت ہند نے فروخت کر دیا تھا۔ پھر کیا ہمارا یہ مطالبہ درست نہیں۔ کہ جبکہ انگریز عرب اور افریقہ کے غلاموں کو آزاد کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ ان غلاموں کو بھی آزاد کرائیں۔ جن کی غلامی کا موجب وہ خود ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ ہر ایک دیانتدار آدمی اس معاملہ میں ہمارے ساتھ ہو گا۔ بلکہ میرا تو یہ خیال ہے کہ خود مہاراجہ سر ہری سنگھ صاحب بھی اگر ان کے سامنے سب حالات رکھے جائیں۔ تو اس ظلم کی جو ان کے نام سے کیا جا رہا ہے۔ اجازت نہ دیں گے اور مسلمانوں کو انکے جائز حقوق دیکر اس فیڈریشن کے اصل کو مضبوط کرینگے جس کی وہ تائید کر رہے ہیں۔ ورنہ کشمیر جیسے غلام ملک اور آزاد ہندوستان میں فیڈریشن میں مہاراجہ صاحب کو خواہ کس قدر عقلمند ہوں۔ اور یہ امید نہیں کر سکتے۔ کہ ہم باشندگان ہندوستان اس امر کو پسند کرینگے، کہ مہاراجہ صاحب خود ہی چار پانچ ممبر اپنی طرف سے مقرر کر کے بھجوا دیں۔ اور ہم لوگ ان کی رائے

زمیندار بنیوں کے سُود خلاف متحدہ کوشش کریں

کانگرس کی زمینداروں کے متعلق مجرمانہ غفلت

اِن دنوں ہندوستان کی اقتصادی حالت جن خطرناک مراحل میں سے گزر رہی ہے۔ وہ اہل ہند سے مخفی نہیں۔ بالخصوص زمینداروں کی زبوں حالی اور فلاکت بہت خطرناک صورت اختیار کر رہی ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ اس وقت زمینداروں کی کشتی منجدھار میں ہے۔ اور انہیں بہت جلد سنبھلنے کی ضرورت ہے۔ غلّہ کی غیر معمولی ارزانی۔ لگان زمین کی زیادتی اور زمینداروں کی شادی اور غمی کی تباہ کن رسوم کی پابندی ایسے اسباب ہیں۔ کہ زمیندار کی مالی حالت کو خراب سے خراب تر کر رہے ہیں۔

بنئے کا سُود

لیکن ان سب سے بڑھ کر ایک اور جونک ہے۔ جو زمیندار کا خون چُوس کر اس کو ہلاکت کے گہرے گڑھے میں گرا رہی ہے۔ اور وہ بنئے کا سُود ہے۔ جو گورنمنٹ کے مالیہ سے بھی بہت زیادہ ہے۔ اور پھر اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اگر چندے یہی لیل و نہار رہے۔ تو وہ وقت بالکل نزدیک ہے۔ جب زمیندار ایک ظالم۔ سفاک اور سنگدل گروہ کے غلام ہونگے۔ ضرورت ہے کہ زمیندار ان خطرناک حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے جلد سے جلد مستعد ہو جائیں۔ اور متفقہ طور پر ان مصائب کے ازالہ کے لئے جدوجہد کریں۔ اور صحیح راہ عمل اختیار کریں۔

زمینداروں میں بیداری

مقام خوشی ہے۔ کہ زمینداروں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اور وہ اپنی حالت کا اندازہ کر کے اس خطرناک بھنور سے نکلنا چاہتے ہیں۔ مختلف مقامات پر ان کی کانفرنسیں اپنے مستقبل پر غور کرنے کے لئے منعقد ہو رہی ہیں۔ ابھی ۲۰ ۲۱ جون کو اسی قسم کی ایک کانفرنس بار زمیندارہ کانفرنس کے نام سے بمقام لائل پور منعقد ہوئی۔ ان تمام کانفرنسوں کے مقاصد یہی ظاہر کئے جاتے ہیں۔ کہ زمینداروں کی بہبودی اور خیر خواہی اور زمیندارہ مفاد کی حفاظت کی جائے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ صحیح رہنمائی کا فقدان اور خود غرضی کا غلبہ ان جائز اور ضروری مطالبات کے راستہ میں روک بن رہا ہے۔ جو اصل علاج ہیں۔ چنانچہ متذکرۃ الصدر کانفرنس میں یہی نظارہ نظر آ رہا تھا۔

لگان کے متعلق زمینداروں کا مطالبہ

اِس کانفرنس میں جو ریزولیوشنز پاس کئے گئے ہیں۔ ان کا بیشتر حصہ لگان کے متعلق ہے۔ ہم ان سے کلی متفق ہیں۔ کیونکہ موجودہ لگان موجودہ حالات میں بہت زیادہ ہے اور اس کے تعین کا طریق بھی درست نہیں ہے۔ معاملہ زمین بھی انکم ٹیکس کے اصول پر ہونا چاہیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کانفرنس کی استدعا پر جو قیمتی مضمون زمینداروں کی موجودہ حالت کی اصلاح کے متعلق رقم فرمایا۔ اور جو اس کانفرنس میں پڑھا گیا۔ اسے ہم انشاء اللہ اگلے پرچہ میں شائع کرینگے۔ اسمیں بھی اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ لگان انکم ٹیکس کے اصول پر ہونا چاہیئے۔ چنانچہ کانفرنس نے بھی ایک ریزولیوشن میں یہی مطالبہ کیا ہے۔ زمینداروں کی موجودہ مالی حالت کے پیش نظر معاملہ و آبیانہ کی معافی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ یہ تمام امور گورنمنٹ کی فوری توجہ کے مستحق ہیں۔ زمیندار ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ ان کی حفاظت ازبس ضروری ہے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ ان مطالبات پر ہمدردانہ غور کریگی۔

تباہ کن سُود

جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ زمیندار زیادہ تر بنئے کے سُود سے تباہ ہو رہے ہیں۔ اس لئے زمینداروں کی موجودہ وقت کی سب سے بڑی ضرورت یہی ہے۔ کہ اس ظالمانہ اور انسانیت کُش سُود کے خلاف آواز بلند کی جائے۔ اور اس تباہی خیز چیز کا انسداد کر دیا جائے۔ سینکڑوں خاندان ایسے ہیں۔ جنہوں نے چار پانچ سو روپیہ قرض لیا۔ اور آج تک باوجودیکہ ہزاروں روپیہ ادا کر چکے ہیں۔ پھر بھی مقروض ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مضمون میں اس موضوع پر مفصل تبصرہ موجود ہے۔ اور خود زمیندار اس کے خلاف چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ چنانچہ لائل پور کی کانفرنس کے موقع پر بھی اسس سودی قرض کے متعلق دو سال کے التواء کی تجویز پیش کی گئی جو موجودہ حالات میں نہایت ہی ادنےٰ مطالبہ ہے۔ لیکن کانفرنس کے کرتا دھرتا لوگوں نے حیلوں بہانوں سے اس تجویز کو پیش نہ ہونے دیا۔ حالانکہ عام زمیندار سکھ ہوں۔ یا مسلمان سب اس کی تائید میں تھے۔ اور ان کی ضرورت سبھی اور واقعی ضرورت تھی۔

سُود خواروں کے متعلق کانگرس کی خاموشی

اس ریزولیوشن کو معرض التواء میں ڈالنے کی وجہ صاف ظاہر ہے۔ کیونکہ اس کانفرنس کی باگ ڈور کانگریس کے کارندوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور کانگریس کا مقصد یہی ہے۔ کہ عوام میں بے چینی پیدا ہو اور ملک میں حکومت کے خلاف جذبۂ نفرت بڑھے۔ وہ عوام کی حقیقی خوشحالی اور ملک کی بہبودی کی خواہاں نہیں۔ سُود کے خلاف تو بالخصوص کانگریس خاموش ہے۔ کیونکہ درحقیقت کانگرس کا خزانہ سود خوار بنئے ہی ہیں۔ اور ان کے کاروبار سود پر ہی چل رہے ہیں۔ اس لئے کانگرس ان ظالم بنیوں کے خلاف آواز نہیں اُٹھاتی۔ اسے تو اپنے مقصد سے غرض ہے۔ زمینداروں کی بربادی سے اسے کیا ہمدردی ہو سکتی ہے۔ دوسری وجہ اس ریزولیوشن کے التواء کی جیسا کہ اکثر زمینداروں کا خیال تھا۔ یہ تھی کہ اس کانفرنس میں شامل ہونے والے بڑے بڑے سکھ زمیندار خود سودی کاروبار کرتے ہیں۔ اس لئے وُہ اس کے خلاف آواز بلند نہیں کرتے۔ چنانچہ جب مجلس منتظمہ میں یہ ریزولیوشن پیش کیا گیا۔ تو یہ کہہ کر ٹال دیا گیا کہ وقت تھوڑا ہے۔ پھر کسی دوسرے موقعہ پر دیکھا جائے گا۔ غالباً وُہ "دوسرا موقعہ" اس وقت تک نہ آئے گا۔ جب تک کہ زمیندار خود اس طرف متوجہ نہ ہو جائیں گے۔

یہ حالات پیش کر کے ہم زمینداروں کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ موجودہ کانفرنس ان کے دکھوں کا صحیح علاج نہیں ہے۔ کانگریس اس کانفرنس کو اپنا آلۂ کار بنانا چاہتی ہے۔ اور اس طرح زمیندار چاروں طرف سے کُچلے جائیں گے۔ جیسا کہ ۲۰، ۲۱ جُون کی لائل پور کی کانفرنس میں ہو چکا ہے۔ مقررین کانگرس کی مدح سرائی کرتے رہینگے اور زمینداروں کی اصلی اور حقیقی ضروریات کی طرف کوئی توجہ نہ کی جائے گی۔

زمینداروں کو کیا کرنا چاہیئے

زمینداروں کو چاہیئے۔ کہ وُہ متفقہ طور پر اس امر کا فیصلہ کریں کہ ان کو اپنی بقا اور زیست کے لیے سب سے مقدم کیا کرنا چاہیئے بے شک مالیہ کی معافی بھی ضروری ہے۔ اور یہ مطالبات بھی پُر زور طور پر ہونے چاہئیں۔ لیکن اس بڑی مصیبت کو جو تپدق کی طرح زمیندار کو مضمحل کر رہی ہے۔ نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ اور جلد سے جلد سودی قرض سے سبکدوشی کے لئے تجاویز پر عمل پیرا ہو جانا چاہیئے۔ اس امر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مضمون میں کافی رہنمائی موجود ہے۔ آپ مفصل سکیم بھی پیش کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ زمیندار متفقہ طور پر اس پر عمل پیرا ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

اپنی دوستیاں خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اصول کے ماتحت رکھو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(فرمودہ ۲۶ جون سنہ ۱۹۳۱ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔
رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ قیامت کے دن چند قسم کے آدمیوں پر

اللہ تعالیٰ کا سایہ

ہوگا۔ اور ان آدمیوں میں سے ایک وہ دو شخص ہونگے جو

اللہ تعالیٰ کے لئے آپس میں محبّت

کرتے ہونگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام اسی لئے ان لوگوں کو جو ابتدائی زمانہ میں بیعت کرتے تھے حبّی فی اللہ لکھا کرتے تھے اس میں اسی بات کی طرف اشارہ ہوتا تھا۔ کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے لئے مجھ سے تعلق پیدا کیا ہے۔ اور قیامت کے روز آپ اللہ تعالیٰ کے سایہ کے نیچے ہوں گے۔ لیکن جہاں دوستی اور محبّت ایسی اعلیٰ چیز ہے۔ کہ انسانوں کو اللہ تعالیٰ کے سایہ کا مستحق بنا دیتی ہے وہاں میں دیکھتا ہوں یہی بعض اوقات

تباہی اور بربادی کا موجب

بھی ہوجایا کرتی ہے۔ میرا روزمرہ کا مشاہدہ ہے۔ اور قریباً ہر دو روز کوئی نہ کوئی ایک واقع میرے سامنے آجاتا ہے۔ کہ ایک شخص اچھا نیک دیندار شخص ہوتا ہے۔ مگر ابھی ایسے اعلیٰ مقام پر نہیں پہنچا ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت میں ہو۔ وہ اپنی ذات میں خوبیاں رکھتا ہے مگر کسی دوست یا رشتہ دار کی وجہ سے ٹھوکر کھا کر کہیں کا کہیں جا نکلتا ہے۔ اس کے اندر

اپنی ذات میں تباہی کے سامان

نہ تھے مگر اس کے دوست نے اسے تباہ کر دیا۔ کیا کوئی خیال کر سکتا ہے کہ ایسی دوستی کسی مصرف کی ہو سکتی ہے۔ جو کسی کو بچا نہ سکے۔ بلکہ خود کو بھی تباہ کر دے۔ دوستی کے معنی یہ ہیں۔ کہ ایک انسان دوسرے دوست کے کام آئے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ اس کی

عارضی تکلیف کو دائمی تکلیف پر مقدم

کر دیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص کا ریچھ سے دوستانہ تھا۔ اس نے اسے پالا تھا یا کسی مصیبت کے وقت اس پر احسان کیا تھا۔ اس وجہ سے وہ اس کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔ یہ گویا

ایک حکایت

ہے۔ جو حقیقت بیان کرنے کی غرض سے بنائی گئی ہے۔ اگرچہ ایسا بھی ہوجاتا ہے۔ کہ آدمی ریچھ وغیرہ جانوروں کو پال کر اپنے ساتھ ہلا لیتا ہے۔ مگر جب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے کوئی حکایت روایت کرتا ہوں۔ تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں۔ کہ یہ حقیقت بیان کرنے کی غرض سے ایک قصّہ ہے۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں۔ کہ تا دشمن یہ اعتراض نہ کرے۔ کہ یہ ایسے بے وقوف لوگ ہیں۔ کہ سمجھتے ہیں۔ ریچھ انسانوں کے پاس آکر بیٹھتے ہیں۔ یہ پرانی حکایتیں سبق حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔ اور ان سے مراد ایسے خصائل رکھنے والے انسان ہوتے ہیں۔ مثلاً

پرانی حکایتوں میں

بادشاہ کے دربار کو شیر کا دربار۔ اور اس کے امراء وزراء کو دوسرے جانوروں کی صورت میں پیش کیا جاتا تھا۔ اور اس طرح وہ بادشاہ بھی جس کے متعلق وہ بات ہوتی۔ نہایت مزے لے لے کر پڑھتا۔ خیر تو ریچھ اس آدمی کا دوست تھا۔ اور اس کے پاس آتا تھا۔ ایک دن اس کی والدہ بیمار پڑی تھی۔ اور وہ پاس بیٹھا پنکھا ہلا رہا۔ اور مکھیاں اڑا رہا تھا۔ اتفاقاً اسے کسی ضرورت کے لئے باہر جانا پڑا اور اس نے ریچھ کو اشارہ کیا۔ کہ تم ذرا مکھیاں اڑاؤ۔ میں باہر ہو آؤں۔ ریچھ نے اخلاص سے یہ کام شروع تو کر دیا۔ مگر

انسان اور حیوان

کے ہاتھ میں فرق ہوتا ہے۔ اور حیوان ایسی آسانی سے ہاتھ نہیں ہلا سکتا جتنی آسانی سے انسان ہلا سکتا ہے۔ وہ مکھی اڑائے لیکن وہ پھر آبیٹھے پھر اڑائے۔ پھر آبیٹھے۔ اس نے خیال کیا۔ مکھی کا بار بار آکر بیٹھنا۔ میرے دوست کی ماں کی طبیعت پر بہت گراں گزرتا ہوگا۔ چنانچہ اس کا علاج کرنے کے لئے اس نے ایک بڑا سا پتھر اٹھایا۔ اور اسے دے مارا۔ تا مکھی مر جائے۔ مکھی تو مر گئی۔ مگر ساتھ ہی اس کے دوست کی ماں بھی کچلی گئی۔ یہ ایک مثال ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ بعض نادان کسی سے دوستی کرتے ہیں۔ مگر

دوستی کرنے کا ڈھنگ

نہیں جانتے۔ وہ بعض دفعہ خیر خواہی کرتے ہیں۔ مگر وہ ہوتی دراصل تباہی ہے۔ اگر اپنے دوست کے سچے خیر خواہ ہوتے۔ تو اسے بے ایمانی کی طرف نہ لے جاتے۔ بلکہ اگر اسے اس طرف مائل بھی دیکھتے۔ تو اسے روکتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

دوستی کا نقشہ

کیا خوب کھینچا ہے۔ فرمایا۔ اپنے بھائی کی مدد کرو۔ خواہ وہ ظالم ہو۔ یا مظلوم۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کیا بات ہے۔ کیا ہم ظالم کی بھی مدد کیا کریں۔ آپ نے فرمایا جب تو ظالم کا ہاتھ ظلم سے روکے تو تُو اس کی مدد کرتا ہے۔ گویا فرمایا۔ اصل مدد کے معنے یہ نہیں۔ کہ کسی کی منشاء کے مطابق چلتے جاؤ۔ بلکہ یہ ہیں کہ اس کے فائدہ کے لئے اس کے خلاف بھی چلنا پڑے۔ تو چلو۔ اور بجائے اس کے کہ اس کے ساتھ مل کر ظلم کرو۔ اسے بھی اس سے روکو۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے۔ تو اسے تباہ کرتے ہو۔ پس

صحیح دوستی وہی ہے

جو سمجھ اور عقل سے ہو۔ اگر انسان دیکھے۔ کہ اس کا دوست فتنہ و فساد اور منافقت کی راہوں پر چلتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے۔ اس سے اسے روکے مگر میں افسوس سے دیکھتا ہوں۔ کہ کئی ایک ایسے لوگ ہیں۔ کہ اگر انہیں شیطان سے دوستی کا موقعہ ملتا۔ تو ایسی حالت میں مرتے۔ کہ

خدا تعالیٰ کی رحمت کے فرشتے

لپیٹے ہاتھ کر کے ان کا استقبال کرتے۔ بعض دوستوں کی خاطر کے لئے تباہ ہوگئے۔ ایک شخص کا کسی سے جھگڑا ہوا۔ اس کے ایک دوست نے ناحق دوستی ادا کرنے کے دھوکہ میں اس جھگڑے میں خوب حصّہ لیا۔ وہ پہلا شخص تو اپنی فطرتی نیکی کی وجہ سے توبہ کر کے پھر اپنی جگہ پر آگیا۔ مگر وہ دوست جس نے اس کی خاطر اس میں حصہ لیا تھا۔ مرتد ہوگیا۔ پس یاد رکھو دوستیاں جہاں

اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ

ہیں۔ وہاں بعض اوقات

تباہی و بربادی کا موجب

بھی ہو جاتی ہیں۔ اس لئے دوستوں کو ہمیشہ چاہیئے۔ کہ اس بات کا خیال رکھیں کہ دوستی۔ تقوٰی اور سلسلہ کی خدمات کا موجب ہو نہ کہ راہ حق و صداقت سے دور لے جانے کا باعث انسان بعض اوقات دوست کی حمایت کر کے نقصان اٹھا لیتا ہے۔ اور کبھی دوست اسے تباہ کر دیتا ہے۔ انسان کی دوستی ایک عارضی شے ہے۔

اصل دوستی اللہ تعالیٰ سے

ہی ہے۔ وہ بے شک ہمارا خالق ہے۔ اور ہم اس کی مخلوق ہیں لیکن جب وہ خود فرماتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی مومنوں کا ولی ہے۔ تو جو انعام اس نے خود ہمیں دیا ہے۔ باوجودیکہ ہم اس کے مستحق نہیں۔ مگر اس کی عنایت کو ہم رد بھی نہیں کر سکتے۔ پس یہ خطاب ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنوں کو دیا گیا ہے۔ یہ اس لئے فرمایا۔ کہ اسلام نے دوستی پر اتنا زور دیا ہے۔ کہ ممکن تھا بعض لوگ اسی کی وجہ سے تباہ ہو جاتے۔ اس لئے اس کی صراحت کر دی۔ کہ

مومنوں کا اصل دوست

اللہ تعالیٰ ہی ہونا چاہیئے۔ الیکشن وغیرہ کے موقعہ پر بعض لوگ لکھتے ہیں۔ ہم اپنے فلاں دوست کو ووٹ دینے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ اب اس وعدے کو کیسے توڑ سکتے ہیں۔ میں ہمیشہ ایسے لوگوں کو یہی جواب لکھوایا کرتا ہوں۔ کہ

تمہاری اصل دوستی اللہ تعالیٰ سے

ہے۔ انبیاء کی جماعت حزب اللہ ہوتی ہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے کوئی عہد کرتا ہے وہ گویا اس جماعت سے کرتا ہے۔ اور جس طرح ایک شخص اگر کسی کا دوست ہو۔ تو اس کے بیوی۔ بچوں بھائی بہنوں ماں باپ سب سے ہی وہ خیر خواہی کرتا ہے۔ اسی طرح جو شخص اللہ تعالیٰ سے دوستی کرتا ہے۔ وہ اس کے حزب سے بھی کرتا ہے۔ پس جو شخص یہ اقرار کرتا ہے۔ کہ میں مومن ہوں۔ اس کا پہلا عہد اللہ تعالیٰ سے ہوتا ہے۔ اور اس عہد کی موجودگی میں وہ کسی اور سے عہد کر ہی نہیں سکتا۔ میری اگر ایک چیز ہے اور میں اسے دینے کا وعدہ ایک شخص سے کر چکا ہوں۔ تو دو گھنٹہ بعد اگر کسی اور کو دینے کا وعدہ کر لوں اور پھر کہوں۔ کہ میں اسے کیسے توڑوں۔ تو یہ نامعقول بات ہے۔ دوسرا وعدہ تو وعدہ ہو ہی نہیں سکتا۔ جب کسی اور کو دینے کا وعدہ پہلے کیا جا چکا ہے۔ اسی طرح اگر ایک شخص اللہ تعالیٰ کو سارے حقوق دے دیتا ہے۔ تو اس کے باقی تمام وعدے

اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع

ہو جائیں گے۔ اور اگر وہ پہلے عہد کے خلاف کوئی بات کرتا ہے تو وہ

معاہدہ کہلا ہی نہیں سکتا!

اصل دوستی مومن کی اللہ تعالیٰ سے ہوتی ہے۔ باقی باتیں سب اس کے تابع ہیں۔ اور انہیں اس پر قربان کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی دوستی یہ نہیں۔ کہ وہ خود دنیا میں آئے۔ اور انسان سے تعلق پیدا کرے اس کی دوستی یہی ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ جو جماعت کی اصلاح کا کام کرتے ہیں۔ وہ خواہ نبی ہوں۔ یا غیر نبی۔ خلیفہ ہوں یا غیر خلیفہ۔ ماُمور ہوں۔ یا غیر ماُمور ان سے دوستی کی جائے۔ ایک جگہ اگر ایک شخص کی کوشش سے چند ایک لوگوں کو ہدایت ہو جاتی ہے۔ تو گو وہ نہ خلیفہ ہے۔ اور نہ پریذیڈنٹ۔ یا سیکرٹری مگر اس جگہ وہ

خدا کا نمائندہ

ہے۔ بلکہ جہاں کوئی مومن نہ ہو۔ وہاں

غریب اللہ تعالیٰ کا دوست ہے،

چنانچہ بائیبل میں لکھا ہے:۔

پھر وہ بائیں طرف والوں سے کہیگا اے ملعونو میرے سامنے سے اس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ۔ جو ابلیس اور اس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ کیونکہ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا کھلایا پیاسا تھا۔ تم نے مجھے پانی نہ پلایا۔ پردیسی تھا۔ تم نے مجھے گھر میں نہ اتارا ننگا تھا۔ تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا۔ بیمار اور قید میں تھا۔ تم نے میری خبر نہ لی۔ تب وہ بھی جواب میں کہینگے۔ اے خداوند ہم نے کب تجھے بھوکا یا پیاسا یا پردیسی یا ننگا یا بیمار یا قید میں دیکھ کر تیری خدمت نہ کی۔ اس وقت وہ ان سے جواب میں کہیگا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ چونکہ تم نے ان سب چھوٹوں میں سے کسی ایک کے ساتھ یہ نہ کیا اس لئے میرے ساتھ نہ کیا۔ اور یہ ہمیشہ کی سزا پائیں گے۔ مگر راستباز ہمیشہ کی زندگی (متی ۲۵ ۴۱ تا ۴۶)

تو جس جگہ ایمان کا سوال نہ ہو۔ وہاں غریب ہی خدا کا دوست ہوتا ہے۔ اور اسی سے تعلق خدا تعالیٰ سے تعلق ہوتا ہے۔ پس مومنوں کو چاہیئے کہ اپنی دوستیوں کو کسی

اصول کے ماتحت

رکھا کریں۔ اس کے بغیر دوستی دوستی نہیں۔ بلکہ دشمنی ہے۔ اور ایسا شخص قیامت کے دن کہے گا۔ کاش یہ میرا دوست نہ ہوتا۔ تا نہ مجھے تباہ کرتا۔ اور نہ خود تباہ ہوتا

ء بعض ظہیرا اگر چھوٹے بڑے تمام لوگ اس بات پر آمادہ ہو جائیں کہ قرآن کریم کی مثال تیار کریں۔ تو وہ ہرگز اس کی مثل طیار نہیں کر سکینگے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں۔ اور متفقہ کوششوں سے اسکا جواب تیار کرنا چاہیں۔

کتنا زبردست دعویٰ ہے۔ اور کتنی واضح پیشگوئی ہے۔ جو صرف ایک صدی یا دو صدیوں تک کے لئے نہیں۔ بلکہ قیامت تک کے لئے ہے۔ اور ہر زمانہ کے ہر معاند مخالف اور دشمن اسلام لوگوں کو چیلنج ہے کہ وہ اٹھیں اور اس قرآنی چیلنج کو توڑیں۔ مگر کسی کی مجال نہیں۔ جو اس میدان میں کھڑا ہو سکے۔ پس "آریہ مسافر" کا یہ کہنا۔ کہ قرآن نے اپنے بے نظیر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ صریح جھوٹ ہے۔ قرآن تو بآواز بلند کہہ رہا ہے کہ میں بے نظیر ہوں اور کوئی میری مثل نہیں لا سکتا۔ یہ دعویٰ اب تک قائم ہے اور رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔

اسلام پر اعتراضات کے جواب

قرآن کے بے مثل ہونے کا دعویٰ

رسالہ "آریہ مسافر" نے اپنی ایک سال کی اشاعت میں قرآن کریم پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "اول تو خود قرآن مجید کا یہ دعویٰ نہیں۔ کہ اس جیسی فصیح و بلیغ کتاب اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ لیکن چونکہ ہمارے بعض مسلم دوست اسبات پر اصرار کرتے ہیں۔ کہ قرآن نے واقعی فصاحت و بلاغت میں معارضہ چاہا ہے اور اسی لحاظ سے اپنی بے نظیری اور انسانی قدرت سے بالاتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس کی پڑتال کی جائے؟"

گویا "آریہ مسافر" کے ذریعہ آج دنیا کو یہ معلوم ہوا ہے کہ قرآن نے ہرگز اپنے بے نظیر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور یہ کہ آج تک جو لوگ یہ خیال کرتے رہے ہیں۔ کہ قرآن نے ایسا دعویٰ کیا۔ وہ غلطی میں مبتلا رہے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے اسے ہم معترض کی ناواقفیت اور جہالت قرار دیں۔ یا اسکی دیدہ دانستہ مغالطہ دہی سمجھیں۔ کیونکہ یہ امر نصف النہار پر آئے ہوئے سورج سے بھی بڑھ کر روشن اور واضح ہے۔ کہ قرآن نے اپنے بے نظیر ہونیکا علانیہ دعویٰ کیا۔ چنانچہ پہلے پارہ میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین۔ یعنی اے وہ لوگو جو قرآن کے منکر ہو۔ اور اسے خدا کا کلام نہیں مانتے۔ اگر تمہیں اس کلام کے اللہ کا کلام ہونے میں شک ہے۔ جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا۔ تو اس کا آسان طریق فیصلہ یہ ہے کہ اس قرآن کی ایک سورۃ جیسی تم بھی ایک سورۃ بنا لاؤ۔ تم اکیلے ہی نہیں۔ بلکہ اپنے تمام مددگاروں کو بلا لو۔ ان کی مدد حاصل کر لو۔ اگر تم اس کوشش میں کامیاب ہو گئے۔ تو سمجھ لیا جائیگا۔ کہ یہ قرآن بھی انسانی دماغ کا نتیجہ ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ کر سکو۔ ولن تفعلوا۔ اور ہم متحدیانہ طور پر کہتے ہیں۔ اس کی مثال طیار کرنے سے عاجز رہو گے۔ تو پھر سمجھ لو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔

غور فرمائیں۔ اس آیت میں کتنے زور سے یہ چیلنج کیا گیا ہے۔ کہ اگر ہمت ہے۔ تو آؤ میدان میں نکلو۔ اور قرآن کی ایک صورت کی مثال ہی طیار کر کے دکھاؤ۔ کیا دنیا نے یہ چیلنج منظور کیا؟ کیا ایک بھی ایسی مثال پیش کی جا سکتی ہے کہ کسی نے قرآن کریم کی سی فصیح و بلیغ اور حقائق و معارف پر مشتمل اور اپنے اندر غیر معمولی اثر اور جذب اور پاکیزگی رکھنے والی سورۃ تیار کی قطعاً نہیں۔ جب یہ واضح اور ثابت شدہ حقیقت ہے۔ اور جبکہ آج تک قرآن کا یہ چیلنج قائم ہے۔ تو وہ شخص جو یہ کہتا ہے۔ کہ قرآن نے اپنے بے نظیر ہونے کا کہیں دعویٰ نہیں کیا۔ ہم اگر اسے ناواقف نہ کہیں۔ تو اور کیا کہیں۔

ایک اور موقعہ پر قرآن کریم میں آتا ہے:۔

قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم

مذاہب غیر

ویدک سوَرگ کا نقشہ

ایک گزشتہ پرچہ میں بہشت کے متعلق اسلامی نظریہ کو بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔ لیکن بمصداق

تابناشد درمقابل روئے مکروہ وسیاہ
کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را

کسی چیز کی قدر وقیمت کا صحیح اندازہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کی ضد نہ دیکھ لی جائے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسی موضوع کے متعلق ویدک دھرم کا نقطۂ نگاہ بھی پیش کر دیا جائے۔ اور از روئے وید سوَرگ کا جو نقشہ ہے۔ اس پر حسب گنجائش روشنی ڈالی جائے۔

سوامی دیانند کی ناکام کوشش

ویدوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ دوزخ بہشت کسی کیفیت یا احساس کا نام نہیں۔ بلکہ ایک خاص جگہ اور مکان ہے۔ کیونکہ اس کے ساتھ لوک کے لفظ کا استعمال ہوتا ہے۔ جس کے معنے عالم کے ہیں۔ سوامی دیانند نے جس طرح دیگر ویدک دھرمی سدھانتوں کو توڑ مروڑ کر موجودہ علمی انکشافات اور سائنس کی تحقیقات کے سانچہ میں ڈھالنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اسی طرح سورگ کے متعلق ستیارتھ پرکاش کے آخری صفحات میں لکھا ہے۔ کہ یہ کسی خاص جگہ یا مقام کا نام نہیں۔ بلکہ محض خوشی اور لطف کی کیفیت کا نام ہے۔ لیکن یہ بات ویدوں اور ان کی لغت کی رو سے ہرگز نہیں ثابت کی جا سکتی۔ بلکہ ان کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوَرگ ایک خاص مقام کا نام ہے۔ ویدوں میں وہ فاصلہ بھی بتایا گیا ہے۔ جو زمین سے سورگ تک ہے۔

زمین سے سوَرگ تک کا فاصلہ

چنانچہ اتھرووید کانڈ ۹ سوکت ۵ منتر ۱۰ کا ترجمہ یہ ہے کہ بکری کا پلاؤ دینے والے کو تیسرے آسمان کی چوٹی پر بہشت پر جگہ دیتا ہے۔ اور منڈل ۱ سوکت ۱۵۵ کے منتر میں تیسرے عالم کی تشریح یوں کی گئی ہے۔ ... جو اوپر آسمانی روشنی میں ہے۔ ... برہمن ... میں لکھا ہے۔ کہ بہشت اس دنیا سے ... گھوڑے کی ہزاروں سال کی مسافت پر ... برہمن ... ۱۶ میں بتایا گیا ہے۔ کہ اگر ایک ہزار گائے کو ایک دوسری کے اوپر رکھ دیا جائے۔ تو آخری گائے بہشت میں پہونچ جائے گی۔ کوشینگی برہمن میں لکھا ہے کہ تین ہزار میل اگر نیچے اوپر رکھے جائیں۔ تب سوَرگ پر پہنچا جا سکتا ہے۔ دریائے سرسوتی دامن ہمالہ سے نکل کر ریاست پٹیالہ کے ریگستان میں زمین میں گم ہو جاتا ہے۔ اس جگہ کو ویدوں کی زبان میں ونشن کہا گیا ہے۔ اور تانڈیہ برہمن $\frac{15}{16}$ ۲۵ میں لکھا ہے کہ دریائے سرسوتی کے گم ہونے کی جگہ سے ایک مضبوط گھوڑے کی ۸۸ روز کی مسافت پر سوَرگ واقع ہے۔ مگر کثرت سے جو بات ویدک لٹریچر سے ثابت ہوتی ہے وہ یہی ہے۔ کہ سوَرگ اسی جگہ سے ایک مضبوط گھوڑے کی ہزار روز کی مسافت پر واقع ہے۔

سوَرگ حاصل کرنے کے طریق

سوَرگ حاصل کرنے کے جو طریق ویدوں میں بتائے گئے ہیں۔ وہ بھی دیگر ویدک سائنس کی طرح نہایت عجیب وغریب اوٹ پٹانگ ہیں۔ چنانچہ اتھرووید $\frac{34}{4}$ ۴ میں لکھا ہے کھیر کی نذر لگانے والا بہشت میں داخل ہو گیا۔ اتھرووید $\frac{34}{8}$ ۴ میں لکھا ہے یہ کھیر میں برہمنوں میں تقسیم کرتا ہوں یہ بہشت کو حاصل کرنے والی ہے۔ اتھرووید $\frac{29}{3}$ ۳ میں لکھا ہے۔ جو شخص سفید پاؤں والی بھیڑ آئندہ مقام پانے کے خیال سے برہمن کو دان دیتا ہے۔ وہ بہشت کو چڑھ جاتا ہے۔ پھر $\frac{1}{10}$ ۲ میں لکھا ہے خیرات کرنے والے کے لئے آسمانی بہشت ہے۔ گھوڑا خیرات کرنے والے سورج میں جاتے ہیں۔ سونا دینے والے غیر فانی ہو جاتے ہیں۔ $\frac{5}{18}$ ۹ میں ہے۔ بکری کا پلاؤ پکایا ہوا دوزخ کو دور کر کے بہشت میں لے جاتا ہے۔ $\frac{1}{14}$ ۱۱ میں ہے جو کھیر پکاتا ہے۔ وہ بہشت کو جاتا ہے۔ $\frac{1}{28}$ ۱۱ میں لکھا ہے یہ دولت میں برہمنوں کے سپرد کرتا ہوں۔ عالم ارواح میں سے بہشت کو جانے کا رستہ بناتا ہوا۔

غرضیکہ ویدوں کے اکثر منتروں میں بہشت کے حصول کا عام ذریعہ یہی بتایا گیا ہے۔ کہ برہمنوں کو کھیر پکا کر کھلائی جائے۔ پلاؤ نذر کیا جائے۔ بھیڑ بکری نذر کی جائے۔ وغیرہ

سوَرگ سے انسان واپس ہوگا یا نہیں

تمام ہندو لٹریچر وید شاستر وغیرہ اسی عقیدہ کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ بہشت سے انسان واپس نہیں ہوگا۔ بلکہ نجات دائمی ہوگی۔ چنانچہ لالہ لاجپت رائے نے سوامی دیانند کی جو سوانح عمری لکھی ہے۔ اس میں بھی بیان کیا ہے کہ آپ بھی یہی خیال رکھتے تھے۔ مگر منشی اندرمن مراد آبادی ایک مشہور آریہ سماجی گذرا ہے۔ اس نے ایک دلچسپ روایت بیان کی ہے۔ کہ جالندھر میں ایک مرتبہ سوامی جی سے ایک مسلمان مولوی نے سوال کیا۔ کہ جب نجات دائمی ہے اور خدا نئی ارواح پیدا نہیں کر سکتا۔ تو آخر جب ایک دن سب ارواح نجات پا جائیں گی تو پھر پرمیشور ہمیشہ کے لئے بیکار بیٹھا رہے گا۔ وہاں تو اس سوال کا کوئی جواب آپ نہ دے سکے۔ مگر امرتسر پہنچ کر باوا نرائن سنگھ وکیل سے بیان کیا۔ کہ اب ہم نجات سے ارواح کا اس دنیا میں واپس آنا مانیں گے۔ کیونکہ اس کے سوا مسلمانوں کے اعتراضات سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوئی صورت نہیں۔ چنانچہ آئندہ آپ نے یہی روش اختیار کر لی۔ مگر اس سے قبل جو کچھ لکھ چکے تھے۔ اسے منسوخ کرنے کی کوئی موزوں صورت آپ کو نظر نہ آئی۔ اور یہ اختلاف آج تک موجود ہے۔ مگر مسلمانوں کے اعتراض سے بچنے کے لئے سوامی جی نے جو تھیوری ایجاد کی۔ وہ چونکہ ویدک تعلیم کے بالکل منافی ہے۔ اس لئے خود آریہ سماجی اس سے متفق نہیں۔ چنانچہ پنڈت نردیو شاستری سابق پرنسپل گورو کل جوالاپور نے "آریہ سماج کا اتہاس" جو کتاب لکھی ہے اس کے صفحہ ۱۷ پر لکھتے ہیں

ویدشاستر میں کوئی حوالہ نہیں نجات سے واپسی کا نہیں ملتا۔ بلکہ کل شاستر اور وید نجات کو دائمی مانتے ہیں بہشت تو بہشت ویدوں کا دوزخ بھی دائمی ہے۔

خاکی وجود کے ساتھ سوَرگ میں داخلہ

ویدوں کے مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔

کہ ویدک سوَرگ کوئی قلبی یا روحانی کیفیت نہیں۔ بلکہ ایک مخصوص مقام اور معین جگہ ہے۔ اس کے علاوہ ویدوں میں ایسے حوالہ جات بھی موجود ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں انسان اپنے اسی خاکی جسم کے ساتھ داخل ہوگا۔ چنانچہ اتھرووید کانڈ ۱۸ سوکت ۴ منتر ۱۴ کا ترجمہ یوں ہے۔ "اے مردہ ارواح بزرگان اپنے اعضاء سمیت بہشت میں لطف اٹھاؤ۔" اور کانڈ ۱۸ سوکت ۲ منتر ۱۰ کا ترجمہ یہ ہے کہ "تمہارے بزرگ آباء کے پہلے اجداد کہ جو عالم برزخ میں داخل ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے اے ارواح کے لے جانے والے حتی المقدور اجسام بنا۔" $\frac{48}{44}$ ۱۸ میں ہے "اے بزرگو سب اعضاء کے ساتھ بہشت میں مزے اڑاؤ۔"

ان حوالہ جات سے یہ بات بالبداہت واضح ہو جاتی ہے کہ ویدک بہشت ایک جسمانی اور مادی مقام ہے

... جیسا کہ آج کل کے بعض نئی روشنی کے دلدادہ ہندو کہتے ہیں۔ (سوَرگ حاصل کرنیکے متعلق طریقے جو ویدوں میں بہشت کے حصول کے ذرائع مختلف لوگوں کیلئے مختلف بتائے گئے ہیں ... سوَرگ حاصل ہو جاتا ہے۔ کشتری کی عبادت اور نجات کا ذریعہ ملک کی حفاظت اور لڑائی کرنے میں ہے ویشو درصرف برہمنوں کی خدمت کرنے سے سوَرگ حاصل کر سکتے ہیں)

فضیلتِ اسلام

فطرتِ انسانی کے متعلّق اسلامی تعلیم
اور
موجودہ محقّقین کی تحقیقات

قرآن کا بےمثل دعویٰ

کتبِ الٰہیہ میں سے صرف قرآن مجید ہی ایک ایسی کتاب ہے۔ جس نے دنیا میں یہ اعلان کیا۔ وانّہ لکتابٌ عزیزٌ لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیلٌ من حکیمٍ حمید۔ یہ وہ کتاب ہے جو حکیم وحمید خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ اور چونکہ یہ اس ہستی کا کلام ہے۔ جو حکمت و دانائی کا منبع اور ہر قسم کی تعریف کا حقیقی مستحق ہے۔ اس لئے اس کا یہ کلام تمام خوبیوں کا جامع ہے۔ کوئی نقص اس میں نہیں۔ باطل نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے۔ اور نہ پیچھے سے۔ یعنی نہ گزشتہ تحقیقات اور علوم قرآن مجید کے کسی بیان کردہ مسئلہ کی تغلیط کر سکتے ہیں۔ اور نہ آئندہ پیدا ہونے والے محققین اور ان کی تحقیقاتیں اسے باطل ٹھہرا سکتی ہیں بلکہ دنیا خواہ کسقدر بھی علوم و فنون میں ترقی کر جائے۔ وہ بہر حال قرآن مجید کے تابع رہے گی۔ اور اس کی کوئی بات زمانہ اپنی ترقی کے باوجود رد نہیں کرسکیگا

دعویٰ کی صداقت

قرآن مجید کا یہ دعویٰ ایسا صحیح اور درست ثابت ہوا۔ کہ گو بعض اوقات مخالفین نے اپنی کم فہمی کی وجہ سے بعض اسلامی مسائل پر اعتراض کئے۔ مگر بہت جلد انہیں اپنی غلطی کا علم ہو گیا۔ اور انہیں اقرار کرنا پڑا۔ کہ اسلامی مسائل جن مستحکم بنیادوں پر قائم ہیں۔ انہیں ہلانا انسانی طاقت میں نہیں ہے۔ مسیحیوں نے اور ان کی دیکھا دیکھی آریوں اور دوسرے مذاہب والوں نے اسلامی مسائل تعدد ازدواج۔ طلاق اور نکاح بیوگان وغیرہ پر عرصہ تک اعتراضات کئے۔ اور ظاہر کیا کہ گویا نعوذ باللہ اسلام تقویٰ۔ محبت اور غیرت کے خلاف تعلیم دیتا ہے۔ مگر انہیں خود ایسی ضروریات پیش آئیں۔ جن کے ماتحت وہ تعدد ازدواج کے مسئلہ کو عملی جامہ پہنانے پر مجبور ہو گئے۔ اسی طرح جب ان کے خانگی معاملات خطرناک حالات کی وجہ سے خراب ہونے لگے۔ تو بہت سے ملکوں کو طلاق کا قانون پاس کرنا پڑا۔ اسی طرح جب بیوگان کا نکاح ثانی نہ کرنے کی وجہ سے بعض مستقل خرابیاں ان میں پیدا ہونی شروع ہوئیں۔ تو انہیں اقرار دینا پڑا کہ بیوہ عورتوں کو بیاہ دینا ہی عقلمندی کا شیوہ ہے۔ مگر انہیں یہ باتیں زمانہ کی ٹھوکریں کھا کھا کر ماننی پڑیں۔ اور اس طرح

آنچہ دانا کند کنند ناداں
لیک بعد از خرابیِ بسیار

کے مصداق ٹھہرے۔ پس اس رنگ میں بھی قرآن کی صداقت ظاہر ہو گئی اور ثابت ہو گیا۔ کہ یہ اللہ العالمین کا نازل کردہ کلام ہے۔ کیونکہ کسی انسان کی یہ طاقت نہیں۔ کہ وہ ایسی باتیں قبل از وقت کہے جو عام دنیاوی نظروں میں قابل اعتراض ہونے کے باوجود بھی ثابت ہوں اور مخالفین کے منہ سے اپنے سچے اور مبنی بر حکمت ہونے کا اعتراف کرائیں یہ محض اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی باتوں کی [illegible] ہوتی ہے۔ کہ وہ جب کہی جاتی ہیں۔ تو دنیا ان پر ہنسی اڑاتی ہے۔ مگر آخر یہ اقرار کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ کہ ان کا منبع اللہ تعالیٰ کا غیب اور اس کا علم تھا۔ انہیں باتوں میں سے جن کا انکشاف آج سے تیرہ سو سال پہلے وادیٔ غیر ذی زرع میں ایک امّی فداہ ابی وامّی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا۔ اور اس زمانہ میں کیا جب کہ علوم کی روشنی دنیا سے معدوم تھی۔ اور جہالت اور تاریکی کی گھٹائیں آسمانِ روحانی پر چھائی ہوئی تھیں۔ ایک یہ امر بھی ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے دنیا میں فطرتِ انسانی کے پاکیزہ ہونے کا اعلان کیا۔

فطرتِ انسانی اور ارسطو

اپنے زمانہ میں ارسطو نے چاہا تھا۔ کہ وہ فطرتِ انسانی کے متعلق بعض ٹھوس معلومات دنیا کے سامنے رکھے۔ اور اسی لئے اس نے علم قیافہ کی ترویج کی۔ کاسۂ سر اور ہاتھ کے نشانات دیکھ کر عادات و خصائل معلوم کرنے کی کوشش کی۔ مگر یہ تمام تحقیقات اور سعی ناتمام ثابت ہوئی۔ کیونکہ فطرتِ انسانی پھر بھی ایک راز سربستہ رہا۔ جس کا انکشاف باوجود کوششوں کے نہ ہو سکا۔

فطرتِ انسانی اور عیسائیت

عیسائیت نے سرے سے دنیا کے تمام انسانوں کو پیدائشی گنہگار قرار دیکر فطرتِ انسانی کو ازل سے گناہوں میں ملوث قرار دیدیا۔ اس کے نزدیک آدم اور حوا کے گناہ کا یہ اثر ہوا۔ کہ جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ گنہگار ہوتا ہے۔ اس وجہ سے کوئی انسان عیسائیت کی رو سے گناہوں سے پاک نہیں کہلا سکتا۔ چنانچہ بائیبل میں آتا ہے:۔

"کوئی بھلائی کرنیوالا نہیں۔ ایک بھی نہیں" رومیوں ۳/۱۲

"سب نے گناہ کیا۔ اور خدا کے جلال سے محروم ہیں" رومیوں ۳/۲۳

"اگر ہم کہیں۔ کہ ہم بے گناہ ہیں۔ تو اپنے آپکو فریب دیتے ہیں" ۱۔یوحنا

پھر بائیبل میں یہ بھی لکھا ہے:۔

"انسان کے دل کا خیال لڑکپن سے برا ہے" پیدائش ۸/۲۱

پھر عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ آدم و حوا کے گناہ کی وجہ سے تمام انسان پیدائشی گنہگار ہیں۔ پس عیسائیت دنیا کے سامنے فطرتِ انسانی کے متعلق جو نظریہ پیش کرتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ فطرتِ انسانی پاک نہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ انسانیت کی ہتک اور اس کے شرف اور مجد پر خطرناک حملہ ہے۔

فطرتِ انسانی اور اسلام

مگر اس کے مقابل اسلام جو تعلیم پیش کرتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ کہ خدا نے انسان کو بہتر سے بہتر اور عمدہ سے عمدہ صفات اور قویٰ کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یہوّدانہ او ینصّرانہ او یمجّسانہ یعنی ہر بچہ فطرتِ سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے۔ آگے اس کے ماں باپ اسے یہودی بناتے ہیں۔ یا عیسائی یا مجوسی۔ پس اسلامی تعلیم کے ماتحت گناہ کا مبدأ انسانی فطرت نہیں بلکہ گناہ بیرونی اثرات کیوجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ صحبت بد خرابیٔ صحت۔ ملک کی مسموم فضا غلط عقائد۔ ناقص تربیت اور دوسرے اسباب گناہوں کی تحریک کرتے۔ اور انسانی روح کو اس عیب سے ملوث کر دیتے ہیں۔ ورنہ انسان ایک معصوم فطرت لے کر دنیا میں آیا ہے۔ اور اس کا باطن ایسا نورانی ہوتا ہے۔ کہ اگر اس پر ارد گرد کی برائیوں کا گرد وغبار نہ پڑے تو پاک رہ سکتا ہے۔ پس اسلام فطرتِ انسانی کے پاکیزہ ہونے کی تعلیم دیتا۔ اور اس طرح انسانی ہمت کو بلند کر کے اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی لقاء کا اہم نصب العین رکھتا ہے۔ اور اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا فطرتِ انسانی واقعی پاکیزہ ہوتی ہے۔ گناہ جب پیدا ہوتے ہیں بیرونی اثرات کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس کا عام ثبوت یہ ہے۔ کہ ہمیشہ پہلا جھوٹ پہلی چوری۔ اور ہر پہلا برا فعل انسانی قلب میں نہایت بے چینی اور اضطراب پیدا کر دیتا ہے۔ کیونکہ فطرتِ انسانی اس کا مقابلہ کرتی ہے۔ اسی طرح اگر برے سے برے شخص کو برا کہا جائے۔ تو وہ ناراض ہوتا ہے کیونکہ فطرتِ انسانی پاک ہے۔ اور وہ نہیں چاہتی۔ کہ اس کی طرف کوئی برا فعل منسوب کیا جائے۔ اسی طرح برے سے برا آدمی بھی یہی خواہش دل میں رکھتا ہے۔ کہ میری اولاد میں کوئی بدی پیدا نہ ہو۔ پس فطرتِ انسانی کو ناپاک بتانا بالکل غلط ہے۔

فطرتِ انسانی اور موجودہ تحقیقات

اسلام نے آج سے تیرہ سو برس پہلے اس حقیقت کا انکشاف کیا تھا۔ اب موجودہ دور کے محققین کو بھی یہ نظریہ تسلیم کرنا پڑا ہے۔ کہ فطرتِ انسانی پاک ہے۔ چنانچہ سائیکالوجی کے ماہرین نے سودائیوں اور مجنونوں کے متعلق جب تحقیق کی۔ تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ ان کی فطرت میں کوئی پیدائشی نقص نہیں۔ بلکہ موجودہ حالات کی وجہ سے ان کے اندر بدی یا نقص یا جنون پیدا ہو گیا ہے۔ اسی طرح تحقیق سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ جب صحت جسمانی خراب ہو جاتی ہے۔ تو ضبط نفس بھی کمزور ہو جاتا ہے۔ اور ایسا انسان برائیوں میں جلد مبتلا ہو جاتا ہے حال میں "فطرتِ انسانی نئی روشنی میں" کے عنوان سے اخبارات میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں [illegible] کی تحقیقات پیش کرتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ کہ

"ماہروں نے بدمعاشوں اور سڑی سودائیوں کی دماغی حالتوں کی بھی تحقیقات کی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان کی فطرت میں کوئی پیدائشی نقص نہیں۔ صرف گردوپیش کے حالات سے ان کے اندر بدی یا جنون کا میلان پیدا ہو گیا۔" (اکالی ۲۹ر مئی)

مراسلات

غیر مبائعین کا قدم حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف

واقف کار حضرات خوب جانتے ہیں۔ کہ اہل پیغام کس طرح اس زمانہ کے مامور کے خلاف جس پر وہ خود بھی ایمان رکھنے کے مدعی ہیں۔ قدم اٹھا رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں مسیحؑ کی ولادت بلا باپ کے عقیدہ کو نہایت وضاحت و تشریح کے ساتھ پیش کیا۔ اور اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والوں کو جاہل قرار دیا۔ لیکن ان خدا کے بندوں نے حضور کی بیان کردہ تشریح کی پرواہ نہ کرتے ہوئے یہ عقیدہ گھڑ لیا۔ کہ مسیح کی پیدائش بلا باپ نہ تھی۔ آہ وہ مقدس وجود جو کہ حکم اور عدل ہو کر آیا۔ جسے خود سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم اور عدل فرمایا۔ اس پر ایمان لانے کے مدعی غیر مبائعین اس کے صاف فیصلہ کو رد کر کے۔ ایسا عقیدہ اختیار کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو فرمایا ہے۔

"جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھیراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازعہ کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ اور جو مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ سے نہیں"

اگر غیر مبائعین آور ان کے امیر قوم نے دل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہوتا۔ اور خود پسندی سے پاک ہوتے تو کبھی حضور کے واضح بیان کے خلاف عقیدہ نہ رکھتے۔ مگر ان کا بعد روز بروز بڑھ رہا ہے۔ اور ہر آئے دن ایسے عقائد اختیار کر رہے ہیں جو کہ خلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وضاحت سے رد فرما چکے ہیں۔

اس جگہ میں مثال کے طور پر ان کا ایک اور عقیدہ پیش کرتا ہوں جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صریح خلاف ہے۔ ایڈیٹر پیغام صلح ۷ جون ۱۹۳۱ء کے پرچہ میں بعنوان "ڈاکٹر ... خاں صاحب توجہ دیں" لکھتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے بعد جبرئیل کا وحی لانا منع ہے۔ مگر مطلق جبرئیل کا فرشتہ آنا یہ ممنوع نہیں"

اس کے مقابل پر احباب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذیل کے الفاظ ملاحظہ کریں۔ اور خود فیصلہ کر لیں کہ پیغام حضور کے اس فیصلہ کو کس صفائی سے سچا ثابت کر رہے ہیں کہ "پس جانو کہ وہ مجھ سے نہیں" حضور توضیح مرام صفحہ ۶۵ پر ملائک کے نزول کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"مثلاً جبرئیل جو ایک عظیم الشان فرشتہ ہے۔ اور آسمان کے ایک نہایت روشن نیر سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کو کئی قسم کی خدمات سپرد ہیں۔ انہیں خدمات کے موافق جو اس کے نیر سے لی جاتی ہیں سو وہ فرشتہ اگرچہ ہر ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے۔ جو وحی الہٰی سے مشرف کیا گیا ہو۔ لیکن اس کے نزول کی تاثیرات کا دائرہ مختلف استعدادوں اور مختلف ظروف کے لحاظ سے چھوٹی یا بڑی شکلوں پر تقسیم ہو جاتا ہے۔ نہایت بڑا دائرہ اس کی روحانی تاثیرات کا وہ دائرہ ہے۔ جو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وحی سے متعلق ہے اسی وجہ سے جو معارف و حقائق و کمالات حکمت و بلاغت قرآن شریف میں اکمل اور اتم طور پر پائے جاتے ہیں یہ عظیم الشان مرتبہ اور کسی کتاب کو حاصل نہیں"

پھر حضورؑ اسی کتاب کے صفحہ ۷۱ پر فرماتے ہیں۔

"پس یہی مثال جبرئیل کی تاثیرات کی ہے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ مرتبہ کے ولی پر جبرئیل ہی تاثیر وحی کی ڈالتا ہے۔ اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پر بھی وہی جبرئیل تاثیرات وحی ڈالتا رہا ہے۔ لیکن ان دونوں وحیوں میں وہی فرق مذکورہ بالا آرسی کے شیشے اور بڑے آئینہ کا ہے یعنی اگرچہ بظاہر صورت جبرئیل وہی ہے۔ اور اس کی تاثیرات بھی وہی مگر ہر یک جگہ مادہ قابلہ ایک ہی وسعت اور صفائی کی حالت پر نہیں"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان دونوں حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ جبرئیل کے متعلق غیر مبائعین کا عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صریح خلاف ہے۔

خاکسار محمد شریف سوداگر چاول لائلپور

ضلع گورداسپور میں تبلیغ احمدیت کے متعلق تجاویز

مورخہ ۱۴ جون ۱۹۳۱ء جماعت ہائے احمدیہ ضلع گورداسپور نے جن کے نام ذیل میں درج ہیں۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشنز بالاتفاق پانچویں تبلیغی سالانہ جلسہ انجمن احمدیہ بٹالہ کے موقع پر پاس کئے

(۱) تجویز خاکسار پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ (الف) تمام ضلع گورداسپور میں چار یا پانچ تبلیغی مرکز قائم کر کے وہاں ہر دوسرے یا تیسرے مہینے ایک عام جلسہ کیا جائے۔ جس میں ضلع بھر کی جماعتیں شریک ہوں۔ اور جلسوں کو کامیاب بنانے کے لئے تمام جماعتیں اخراجات میں حصہ لیں۔ جس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ اول یہ کہ افراد جماعت احمدیہ سے چندہ وصول کیا جائے۔ دوسری یہ کہ افراد اپنے اپنے کھانے کا خود انتظام کریں۔ (ب) ان مرکزوں میں سے بٹالہ کو بھی ایک مرکز قرار دیا جائے۔ اور حسب سابق جماعتیں موجودہ جلسہ میں شریک ہوں نیز جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسوں میں بھی شریک ہوں۔ اور اس کے اخراجات افراد جماعت برداشت کریں۔

(۲) ان تجاویز کو منظور کر کے بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور ناظر صاحب اعلیٰ اور ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان ان جماعتوں کی طرف سے بھیجا جائے۔

بالاتفاق تجاویز کو تمام جماعتوں نے منظور کیا۔ اور مراکز کے تعین اور اوقات جلسہ ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی رائے پر چھوڑ دیئے گئے۔

فہرست ان احمدی جماعتوں کی جنہوں نے مذکور بالا تجاویز منظور کیں

بٹالہ۔ لودی ننگل۔ اٹھوال۔ شکار ماچھیاں۔ دھرم کوٹ بگہ۔ قلعہ لال سنگھ۔ تیجہ کلاں۔ لنگر والہ۔ خان فتح کلاں۔ شاہ پور امرداما۔ وڈالہ بانگر۔ سارچور۔ کاہنووان۔ ڈیرہ بابا نانک۔ دیخواں۔ لیل کلاں۔ کھوکھر۔ گھوروانی۔ دیال گڑھ۔ تھہ غلام نبی۔ قادیان۔ شیخ اللہ بیگ۔ تلونڈی جھنگلاں۔ سیکھواں۔ کلانور۔ پیر و شاہ۔ کلال والہ۔ ساگی ننگل۔ بازید چک۔ بھینی بانگر۔ ننگل باغباناں۔ کھارہ۔ قادر آباد۔ کلو سوہل۔ ہرسیاں۔ ڈلہ۔ ستھیالیاں۔ بگول۔ پیرو چیچی۔ ڈیہری۔ دھرم کوٹ رندھاوا۔ گورداسپور۔ ادھلہ۔ بسراواں۔ ٹھیکری والہ۔ گل منج۔ ساماں۔

خاکسار: محمد عبد الرشید پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ

روپڑ ضلع انبالہ میں جلسہ

۱۵ تا ۲۱۔ جون ۱۹۳۱ء روپڑ میں تبلیغی جلسہ ہوا۔ اس جگہ کوئی احمدی نہیں۔ اردگرد کی جماعتوں کاٹھگڑھ۔ چک لوہٹ اور غوث گڑھ نے جلسہ کا انتظام کیا۔ ملحقہ علاقہ سے دو صد کے قریب احمدی جلسہ میں شریک ہوئے نماز جمعہ کے بعد مولوی عبد الغفور صاحب نے وفات مسیح پر تقریر کی جس کے بعد سوال کرنے کے لئے وقت دیا گیا۔ ایک اہلحدیث مولوی عبد اللہ صاحب نے سوال کرنے کی بجائے ہمارے لیکچروں کو بند کرنے کی کوشش کی۔ موقعہ پر افسران مجاز جمع ہو گئے۔ جنہوں نے مولوی صاحب کو سمجھایا۔ کہ آپ کسی کو اس کے مذہب کی اشاعت سے روک نہیں سکتے۔

ہفتہ اور اتوار کے دن بھی ہمارا جلسہ ہوتا رہا۔ ملک عبد الرحمن صاحب نے باوا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر تقریر کی۔ اور مولوی محمد حسین صاحب نے مخالفین کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ مولوی محمد یار صاحب نے ختم نبوت پر تقریر کی۔ اتوار کے دن مولوی عبد الغفور صاحب اور مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل کی تقریریں ہوئیں۔ دوران جلسہ میں افسران مقامی نے بہت اچھا انتظام رکھا اور پولیس بھی اپنے فرائض احسن طریق سے ادا کرتی رہی۔ جس کیلئے ہم ان کے ممنون ہیں عبد السلام امیر جماعت احمدیہ کاٹھگڑھ

کیا اسلام نبوّت کا دروازہ بند کرتا ہے؟

مسلمانوں کا غلط عقیدہ

زمانہ حاضرہ میں ضلالت وجہالت کی تاریکی عام مسلمانوں پر اس قدر محیط ہے کہ اسلام جو ہر ایک خیر و برکت کا منبع فیض ورحمت کا سرچشمہ علم و عرفان کا بحر بے پایاں ہے وہی ان کے نزدیک آسمانی فیوض اور انعامات وبرکات کے چشمہ رواں کو بند کرنے والا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غیر متناہی احسانات وتاثیرات قدسی کا سلسلہ ختم کرنے والا ہے۔ آج مسلمان کوتاہ فہمی اور اسلام کی برکات سے ناواقفیت کی وجہ سے یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ اسلام نے نبوت جیسے فیضان خداوندی کا چشمہ خشک کر دیا ہے۔ اور اس عظیم الشان رحمت وبرکت کا دروازہ مسلمانوں پر بند کر دیا ہے جو حضرت آدم سے کھلا چلا آتا تھا۔ باوجود ضرورت حقہ اور تقاضائے زمانہ کے اسلام ایسے انسان پیدا کرنے سے قاصر ہے جو اس کی تعلیم پر چلتے ہوئے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں داخل رہتے ہوئے آپ کے فیوض آپ کے انوار قدسی کی برکت وتاثیر سے خلق خدا کے لئے ہدایت اور رہنمائی کا باعث ہو سکیں ⁂

کس قدر خلاف عقل اور خلاف سنۃ اللہ یہ عقیدہ ہے کہ عالم مادی میں تو اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں انسانی ضروریات کو پورا کرتا ہے تاریکی اور رات کے بعد آفتاب طلوع کرتا ہے امساک باراں کے بعد باران رحمت نازل کرتا ہے زمین کے مردہ ہونے کے بعد ابر رحمت برسا کر زندہ وشاداب کر دیتا ہے۔ ہاں انسان کے فانی جسم کے آرام وآسائش کے لئے ہر زمانہ میں پہلے سے اس قدر بڑھ چڑھ کر نئے نئے سامان اور تازہ بتازہ اسباب مہیا کرتا ہے کہ اگر زمانہ سلف کے لوگ موجودہ زمانہ میں دوبارہ بھیجے جائیں۔ تو اس دنیا کو نئی دنیا خیال کریں۔ لیکن اگر ضرورت نہیں پوری کی جائیگی تو وہ انسان کی غیر فانی اور ابدی روح کی جو عظیم الشان نبی کی آمد کی محتاج ہے۔ کہا جاتا ہے اسلام اور بانی اسلام علیہ السلام کا وجود نعوذ باللہ اس ضرورت شدیدہ وحقہ کے پورا کرنے میں دیوار آہنی کی طرح روک ہے۔ اس سے بڑھ کر سید ولد آدم اور فخر کائنات کی اور کیا ہتک ہو سکتی ہے۔ گویا اس زمانہ میں محض آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور شفقت آمیز سنت قدیمہ کو ترک کر دیا۔ حالانکہ اسلام انسانوں کے لئے ہر خیر وبرکت ہر بڑے سے بڑے فیضان اور عرفان کا دروازہ کھلا رکھتا ہے۔ اور یہی وہ تخت گاہ ہے جہاں سے رسالت کی خلعت حاصل ہو سکتی ہے۔ یہی وہ عرفان اور روحانی کمالات کا سمندر ہے جہاں سے جس قدر بھی کوئی فیض لینے کی استعداد اور قابلیت رکھتا ہے لے سکتا ہے اور ضرورت پر دنیا کو نبوت ورسالت کی حیات بخش بارش سے زندہ وشاداب کر سکتا ہے۔ اسلام دنیا کی اس ضرورت کو تسلیم کرتا اور اسے پورا کرنے کی آج سے ۱۳۰۰ سال پہلے بشارت دیتا ہے۔ چنانچہ آتا ہے۔ **یابنی ادم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم ایتی وینذرونکم لقاء یومکم ھذا فمن اتقی و اصلح فلا خوف علیھم و لا ھم یحزنون**

اے بنی آدم تم سے تمہاری طرف رسول آئیں گے جو تم پر میرے نشانات اور احکام بیان کریں گے۔ اور تم کو میرے اس دن کی ملاقات سے ڈرائیں گے جو لوگ تقویٰ اختیار کریں گے اور اصلاح کریں گے ان پر خوف نہیں رہے گا اور نہ وہ غمزدہ رہیں گے۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ عام نسل آدم جب اللہ تعالیٰ کی آیات اور اس کے احکام کی خلاف ورزی کرے گی اور خدا تعالیٰ کا خوف جزا سزا پر ایمان دلوں سے اٹھ جائے گا تقویٰ وصلاحیت کی بجائے بے باکی اور اعمال واقوال میں فساد برپا ہوگا اور اس طرح زمانہ کا عالمگیر فساد بزبان حال عالمگیر مصلح مامور ورسل کی بعثت کا متقضی ہوگا تو اس وقت رسول مبعوث ہوگا۔

ادھر مخبر صادق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی یہی نوید سناتے ہیں۔ کہ فیرغب نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ (رواہ مسلم و ترمذی۔ مشکوٰۃ باب علامات بین یدی الساعۃ) کہ خدا کا نبی حضرت عیسیٰ اور اس کے صحابہ رغبت کریں گے۔

دوسرے مقام پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی امت کے متعلق یہ ارشاد موجود ہے۔ کہ امامکم منکم یعنی مسلمانوں میں سے ہی وہ امام مبعوث ہوگا۔ پھر فرماتے ہیں لا المھدی الا عیسیٰ گویا اس نبی کے دو عہدے ہوں گے کہ ایک طرف وہ مسیحیت کے مقام پر ہوگا اور دوسری طرف وہ مہدویت کے عہدہ پر فائز ہوگا۔ ⁂

غرض قرآن کریم اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالتصریح مسلمانوں میں نبوت کے جاری ہونے کی بشارت دیتے ہیں مسلمانوں کا یہ ننگ اسلام عقیدہ کہ اسلام اپنے متبعین میں بعثت رسل کو ممنوع قرار دیتا ہے ایک غلط فہمی سے پیدا ہوا ہے جس کی ساری بنیاد آیت خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے غلط مفہوم پر ہے۔ خود ایک عقیدہ قرار دے کر اس کے مطابق آیت وحدیث مذکورہ سے غلط استدلال کرتے ہیں۔ حالانکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور صحابہ کرام کا عقیدہ جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے قول اور استدلال سے معلوم ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے اس خود تراشیدہ عقیدہ کی تردید کرتا ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کی مختصر وجامع الفاظ میں معقول تشریح صحابہ کے عہد میں اور ان کے سامنے یہ کرتی ہیں۔ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ (تکملہ مجمع البحار ص ۸۵) کہ تم خاتم الانبیاء تو کہہ سکتے ہو مگر اس کا یہ مفہوم نہیں لے سکتے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ⁂

یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا کیسا صاف اور صحیح استدلال ہے۔ جسے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم تسلیم کرتے ہیں۔ اور ایک صحابی بھی اس کے خلاف آواز نہیں اٹھاتا۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جیسی ذکیہ اور ذہین ترین وعلامہ صحابیہ کا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج میں اپنی ذکاوت ذہین اور فہم دین استدلال صحیح وعقلی کے لحاظ سے مشہور تھیں۔ کا یہی عقیدہ تھا کہ آیت خاتم النبیین امت مسلمہ میں اجرائے نبوت اور بعثت رسل میں کسی طرح بھی مانع نہیں۔ خاکسار:۔ ظفر اسلام

جماعت احمدیہ پونچھ کا اہم جلسہ

۱۰-۱۱-۱۲- جولائی کو جماعت احمدیہ پونچھ کا سالانہ جلسہ ہوگا جس کی صدارت سری سرکار راجہ صاحب بہادر والئے ریاست پونچھ نے منظور فرمائی ہے۔ قادیان سے علماء تقریریں کرنے کے لئے جائینگے پونچھ کے اردگرد کی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر پہونچکر جلسہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

شکریہ

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ اس نے اپنے رحم وکرم سے مجھے شفا عطاء کی۔ اور میں بخیریت قادیان آگئی ہوں۔ میں ان تمام بھائیوں اور بہنوں کی شکرگزار ہوں۔ جنہوں نے میری بیماری کے ایام میں میرے ساتھ ہمدردی کی۔ دعائیں کیں۔ بیمار پرسی کے خطوط لکھے۔ اور پھل وغیرہ تحائف شفاخانے میں بھیجے۔ اس موقع پر ایک بار اور میں نے یہ بات محسوس کی ہے۔ کہ دنیا میں سچی برادری کے مخلصانہ تعلقات۔ محبت کا کوئی نمونہ احمدیت سے بڑھ کر نہیں ہے۔ میں سب کے واسطے دعائے خیر کرتی ہوں۔ اور اس تحریر کے ذریعے جزاکم اللہ عرض کرتی ہوں۔

(ہدایت صادق قادیان)

بے روزگاری سے نجات

اگر آپ کم سرمایہ سے معقول منافع چاہتے ہیں۔ تو ہم سے چین۔ جاپان۔ فرانس۔ یورپ۔ امریکہ اور ہندوستانی ملوں کے تازہ چالان کے بالکل نئے اور دلکش نہایت ہی دلفریب ڈیزائن کے پارچہ جات سالم تھان اور کٹ پیس سیتس کی گانٹھ پچاس روپے میں بھیجی جاتی ہے۔ اس سے یکصد روپے کے کپڑے تیار ہو سکتے ہیں۔ تجارت پیشہ لوگ دو صد یا زائد روپے کی گانٹھیں ٹھوک نرخ پر طلب کر کے فائدہ اٹھائیں۔ بڑے بیوپاری ولایتی سربند گانٹھیں ساڑھے چار صد آٹھ روپے یا زائد کی رعایتی نرخ پر طلب کریں۔

جو کسی کمپنی سے ایسا مال گاڑی کا پورا کرایہ پایا جات پرانی کوٹ نئے عمدہ درجہ فی عدد اعلیٰ درجہ اوسط نو روپے سے طلب کریں۔

پرانے کوٹوں کا موسم آرہا ہے۔ ابھی سے آرڈر بھیجیں۔ تاکہ وقت پر مال گاڑی سے مال آسانی سے پہنچ جائے۔ جملہ گانٹھیں امریکہ کی سربند ہونگی۔ مال نہایت عمدہ نئے کے برابر ہوگا

مال اسی نرخ پر نہیں ملیگا۔ یا کوٹوں کا بذمہ کمپنی ہوگا۔ دوم ساڑھے سات روپے بارہ آنے فی عدد کے حساب

جملہ آرڈروں کے ہمراہ پچیس ۲۵ فی صدی کے حساب سے رقم پیشگی آنی لازمی ہے۔ بوٹوں سلیپروں کے خریدار بھی خط و کتابت سے طلب کریں۔

معقول تنخواہ اور کمیشن پر دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو تھوڑا بہت سرمایہ رکھتے ہوں۔ نیک نیتی سے روزگار کرنیوالے فوراً معاملہ طے کریں۔

دی اینگلو امریکن ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ برانچ آفس بمبئی ۸

اُستاد کی ضرورت

ایک دو چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے احمدی استاد کی ضرورت ہے۔ علاوہ رہائش و خوراک کے کچھ تنخواہ بھی دی جائے گی۔ معمر اور فارغ البال کو ترجیح ہوگی۔

درخواست کے ہمراہ اپنے مقامی امیر وغیرہ کی تصدیق ہونی ضروری ہے

محمد عبد الرشید تاجر پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ

احمدیہ بلڈنگ
بٹالہ ضلع گورداسپور

ترقی کا راز

سپورٹس کی اشیاء رعایتی قیمتوں پر احمدی فرم سے حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خرید فرمائیں انگلستان جس چیز کے ذریعہ ترقی کر کے ¼ حصہ دنیا پر قابض ہوا وہ سپورٹس ہے۔ اسلئے احباب سپورٹس مین بننے کی کوشش کریں۔

	فی عدد
والی بال کیس زرد رنگ ۱۲ پیسز اول درجہ	۔۔
” ” ” ” دوم ”	عامر
” ” رنگین سُرخ و سبز درجہ اول	۸ عہ
” ” بزٹ عمدہ اول درجہ فیتہ دوطرفی	صہ
” ” ” ” دوم ” ” یکطرفہ	للعہ
” ” ” ” سوم ” ”	۔۔
بلیڈر نمبر ۴ برائے والی بال نمبر ۴	۱۲
ہاکی سٹکس لیدر سیون اول درجہ رگدار عمدہ قسم	۸
” ” ” ” دوم ”	۔۔
” ” بیدر بونڈ اول درجہ عمدہ قسم	۸ عہ
” ” ” ” دوم ”	عامر
بال سفید چمڑا اول درجہ ریکارڈ کراؤن	۸ عہ
” ” دوم سوبجر	عامر
” ” سوم پاپولر	۸

نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ

وصیتیں

نمبر ۳۳۵۹:۔ میں احمد بی بی زوجہ احمد جی قوم گوجر ساکن داتہ ڈاکخانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) میری موجودہ جائداد زمین مزروعہ و غیر مزروعہ ایک سو بیس کنال ہے۔ جس کی قیمت ایک ہزار روپیہ ہے۔ جو مجھے میرے خاوند نے دی ہے:

العبد:۔ نشان انگوٹھا احمد بی بی
گواہ شد:۔ احمد جی خاوند موصیہ۔
گواہ شد:۔ علی بہادر ولد رحمت اللہ ساکن داتہ

نمبر ۳۳۶۰:۔ میں احمد جی ولد موسےٰ ساکن داتہ ضلع ہزارہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی:

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زمین مزروعہ و غیر مزروعہ قریباً چھ سو کنال اور ایک رہائشی مکان ہے۔ جس کی قیمت ہزار روپیہ ہے۔ اس میں سے ایک ہزار روپیہ کی جائداد اپنی اہلیہ کو دے دی ہے۔ بقیہ جائداد چار ہزار روپیہ کا میں اسوقت مالک ہوں۔ فقط

العبد:۔ نشان انگوٹھا احمد جی۔
گواہ شد۔ محمد جی از قادیان۔
گواہ شد:۔ علی بہادر ولد رحمت اللہ ساکن داتہ

موت کی گرم بازاری

امراض دق و سل کی تباہ کاریوں کے سیلاب کو دیکھ کر جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب بی۔ ایم۔ ایس نے ان کا علاج امراض کا پوری تحقیق و تفتیش کے بعد علاج دریافت کر لیا ہے۔ اور ثابت کر دیا ہے کہ دنیا کا کوئی مرض ایسا نہیں جس کی دوا نہ پیدا کی گئی ہو آپ نے مستند عربی فارسی انگریزی کی طبی کتب سے ان امراض کے متعلق جو کچھ ملا یکجا کر کے اسکو البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل کی صورت میں شائع بھی کر دیا۔ کہ اس میں دق کی تعریف اور اس کے اسباب علامات اور طریقے اور علاج نہایت شرح و بسط کیساتھ درج ہیں۔ کوئی گھر اس لاجواب کتاب سے خالی نہ ہونا چاہئے۔ قیمت مجلد للعہ

ملنے کا پتہ شوکت تھانوی نزد محل امام باڑہ آغا باقر۔ لکھنؤ

فروخت اراضی

میں اپنی چار گھماؤں اراضی جو کرچاہ متصل قادیان و ڈھاب واقع ہے فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ ایک ہزار روپیہ کے عوض رہن کر دوں گا۔ خواہشمند احباب مجھ سے خط و کتابت کریں۔ والسلام

چوہدری غلام حسن سفید پوش چک نمبر ۱۰۵ علی آباد تحصیل جڑانوالہ ڈاکخانہ فرید آباد ضلع لائلپور ۲۶/۶/۳۱ ۲

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— شملہ ۲۷ جون - آج رات چیمسفورڈ کلب کی طرف سے لارڈ ولنگڈن کے اعزاز میں دعوت دی گئی۔ کلب کے صدر سر بی ایل مترا نے لارڈ اور لیڈی ولنگڈن کا جام صحت تجویز کرتے ہوئے ایک مختصر سی تقریر کی۔ ہز ایکسیلینسی نے سر بی ایل مترا کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے رسمی گفتگو کے بعد کہا۔ صرف چند ہفتہ کے تجربہ سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں۔ کہ اس ملک میں وائسرائے کے پیش نظر جو کام ہے۔ وہ ایک عمر رسیدہ انسان کے لئے بار گراں ہے۔ لیکن مجھے امید ہے۔ کہ جو اصحاب گول میز کانفرنس کی شمولیت کے لئے لنڈن جا رہے ہیں۔ وہ آئینی اصلاحات کے متعلق اپنی کوششیں مکمل کریں گے۔ تاکہ مجھے یہاں بھی وہی مسرت اور راحت حاصل ہو۔ جو آئینی گورنر جنرل کی حیثیت سے چار سال تک مجھے کناڈا میں حاصل رہی۔

اس کے بعد آپ نے اقتصادی صورت حالات کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ میں خوش ہوں۔ کہ صوبجاتی حکومتیں کاشتکاروں کے مصائب کا خاتمہ کرنے کے لئے سر توڑ کوششیں کر رہی ہیں۔

سیاسی صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے وائسرائے نے کہا۔ سیاسی صورت حالات کا پہلا جزو گاندھی اروِن صلحنامہ ہے جس پر عمل درآمد کرانے کا جائزہ اب میں نے لیا ہے بعض اشخاص کے ایسے بیانات میری نظر سے گذرے ہیں۔ کہ عارضی صلح محض اس لئے کی گئی ہے۔ تاکہ مزید شورش کی تیاریوں کے لئے مہلت مل سکے۔ میں صلح کا حامی ہوں۔ عارضی صلح یا التوائے جنگ پسند نہیں کرتا۔

میں اس ملک کے تمام باشندوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ اس معاہدہ کی شرائط پر عمل کرنے میں مدد دیں۔ میں اپنے اہل وطن سے بھی اپیل کرتا ہوں۔ کہ یہاں جو مشکلات پیش ہیں ان کا خیال کریں۔ اور میں اخبارات سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ امن کے حاصل کرنے میں مدد دیں۔

شملہ ۲۶ جون - سینڈ ہرسٹ کمیٹی کے ارکان میں اس امر کی بابت سخت اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ کہ مجوزہ فوجی کالج کہاں قائم کیا جائے۔ کمیٹی نے کثرت رائے سے کمانڈر انچیف کو پورا کرنے میں پایا ہے۔ کہ وہ "ستارہ" کا معائنہ کریں۔ اس کے بعد فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ کالج ستارا میں قائم کیا جائے یا ڈیرہ دون میں۔ اس زمانہ میں

کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق ہر سال کالج میں ۶۰ نوجوان لئے جائیں گے۔ اور اس طرح تمام فوج کو ہندوستانی بنانے میں ڈیڑھ سو سال یا دو سو سال صرف ہوں گے۔

—— کان پور ۲۶ جون - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اطلاع عامہ کے لئے اعلان کیا ہے۔ کہ کرفیو آرڈر جو ۳۱ جون کو دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت نافذ کیا گیا تھا۔ اس کی میعاد ۲۸ جون کی دوپہر کو ختم ہو گئی ہے۔ چونکہ تجدید کی فی الحال کوئی ضرورت نظر نہیں آتی لہٰذا اس سلسلہ میں ۲۸ جون کی رات سے تمام قیود اٹھا دی گئی ہیں

—— شملہ ۲۸ جون - معلوم ہوا ہے۔ کہ وائسرائے نے آل انڈیا ریلوے مینز فیڈریشن کے وفد سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ٭

—— کان پور ۲۶ جون - آج خفیہ پولیس کے افسروں اور بعض دیگر اشخاص کے حق میں تہدید آمیز اشتہار تقسیم کئے گئے۔ تقسیم کرنے والے بعض نوجوان گرفتار کر لئے گئے۔

—— شملہ ۲۷ جون - ریلوے بورڈ نے حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے:۔ حال ہی میں کرایہ ریل میں جو تخفیف منظور کی گئی ہے اس کے رو سے کراچی تک گیہوں اور آٹا فی من کا کرایہ حسب ذیل مقرر کیا گیا ہے:۔ اوکاڑہ ۷ ر - میاں چنوں ۷ ر ایک پائی - خانیوال ۷ ر ایک پائی - لائل پور ۶ ر دس پائی - گوجرانوالہ ۷ ر - سرگودھا ۷ ر ۲ پائی - امرتسر ۷ ر ۹ پائی - اس کرایہ میں مزید تخفیف نہیں کی جائے گی۔ اور یہ تخفیف ۱۴ ستمبر تک نافذ العمل رہے گی۔ ٭

—— ریلوے سٹیشن لاہور کے پلیٹ فارم نمبر ۵ پر ساتھ ہی ساتھ دو سبیلیں مسلمانوں اور ہندوؤں کے لئے ہیں۔ جن پر تنخواہ دار پانی پلانے والے موجود رہتے ہیں۔ ۲۷ کی صبح کو جب مسلمان پانی والا اپنی ڈیوٹی پر صبح ہی آیا۔ تو اس نے دیکھا۔ کہ تمام مٹکوں میں پاخانہ پڑا ہوا ہے۔ اور سخت بدبو آرہی ہے۔ اس کی اطلاع افسران بالا کو دی گئی۔ مگر پلیٹ فارم انسپکٹر نے کوئی پرواہ نہ کی۔ ٭

—— بمبئی ۲۶ - آج بعد دوپہر گاندھی جی نے بدیشی پارچہ کے مقاطعہ اور شراب کی دوکانوں پر زبردست پکٹنگ کرنے کے لئے عورتوں کے ایک پر رونق جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے جنگ آزادی میں ان کی قربانیوں کی تعریف کی۔ اور انہیں کثیر تعداد میں رضاکار بننے کی ترغیب دی۔ تاکہ شہر میں یہ دوہرا پروگرام زور شور سے شروع کیا جا سکے۔ ٭

—— بمبئی ۲۶ جون - پست اقوام کے نمائندوں کا ایک وفد گاندھی جی سے ملا۔ جس نے کہا گاندھی جی اپنے اثر کو کام میں لا کر دولت مند طبقہ کو اس بات پر آمادہ کریں۔ کہ وہ لوگ پست اقوام کے بچوں کی تعلیم کے باب میں امداد دیں اور سوراجیہ حکومت میں حقوق دئے جائیں۔ گاندھی جی نے جواب میں کہا کہ مجھے مہاتما نہ کہو۔ میں تو بھنگی ہوں۔ ٭

پنجاب و سرحد کی مجالس اسلامیہ کے نام کھلی چٹھی

آپ کو معلوم ہے۔ کہ مغلپورہ کالج کا مشہور زبان دراز پرنسپل تمام مسلمانان پنجاب کو چیلنج دے چکا ہے۔ اور مسلمانان پنجاب کے متحدہ مطالبہ کے باوجود ابھی تک حکومت نے اسے معطل نہیں کیا۔ لہٰذا تمام فرزندان اسلام کا اگر وہ اس ملک میں عزت کے ساتھ زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ فرض ہے۔ کہ وہ اپنی تمام مالی اور جانی قوتوں کو ایک مرکز پر جمع کر کے مغلپورہ کالج کے مقابلے پر لے آئیں۔ اور اس وقت تک لڑائی لڑیں۔ جب تک کہ حکومت ہمارے مطالبات حقہ کے سامنے سر تسلیم خم نہ کر دے۔

یہ ظاہر ہے۔ کہ جب تک مسلمانان پنجاب اور سرحد تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر حکومت کے مقابلہ میں نہ آئیں گے۔ پرنسپل وٹیکر کے چیلنج کا کوئی فیصلہ کن جواب مہیا نہیں کیا جائیگا۔ لہٰذا مغلپورہ کالج کمیٹی اسلام کی عزت ۵۹ مسلم طلباء کے مستقبل اور مسلمانان پنجاب کے تعلیمی حقوق کے نام پر صوبہ پنجاب اور سرحد کی تمام اسلامی انجمنوں سے اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ اس متفق علیہ معاملے میں ایک صف میں کھڑی ہوں۔ اور دوش بدوش جنگ کریں۔

۳ جولائی کو پنجاب اور صوبہ سرحد میں مغلپورہ کالج ڈے منایا جائیگا۔ اس تقریب عظیم کو کامیاب بنانے کے لئے ہر مقام کی تمام اسلامی انجمنوں کو متحدہ قوت سے کام کرنا چاہیئے۔ ہر ایک شہر اور قصبے میں جلسے منعقد ہوں جلوس نکالے جائیں رضا کار بھرتی ہوں۔ اور وٹیکر کے تعطل کا مطالبہ کیا جائے۔ سیکرٹری مغلپورہ کالج کمیٹی

مغلپورہ کالج ڈے کو کامیاب بناؤ

ایجی ٹیشن مؤثر اور شدید ایجی ٹیشن کے بغیر حکومت پنجاب مغلپورہ کالج کے متعلق مسلمانوں کے مطالبات قبول نہ کریگی۔ مغلپورہ کالج کمیٹی پکٹنگ کی ایک ایسی وسیع مہم شروع کر رہی ہے جس کی پشت پر مسلمانان پنجاب کی متحدہ اور منظم قوتیں موجود ہونی چاہئیں۔ اس مقصد کے لئے ۳ جولائی کو پنجاب و سرحد میں مغلپورہ کالج ڈے منایا جائے۔ ہر مقام پر جلسے منعقد ہوں جلوس نکالے جائیں۔ رضا کار بھرتی کئے جائیں اور پرنسپل وٹیکر کے تعطل کا مطالبہ کیا جائے۔

برادران ملت! اپنی تمام قوتیں مغلپورہ کالج ڈے کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے وقف کر دو اور ہر مقام پر اس قوت و شدت سے پرنسپل وٹیکر کے چیلنج کا جواب دو کہ وہ مجبور ہو جائے۔ اور اپنے متکبرانہ غرور کو امت مسلمہ کے مطالبات حقہ کے سامنے خم کر دے۔ سیکرٹری مغلپورہ کالج کمیٹی

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔